بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کے دن لوگوں کی امیدیں

عرضیاں اور پیش کش

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی

بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

محترم سامعین!

بحیثیت مسلمان ہمارا اس بات پر کامل یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن قیامت قائم ہوگی اور سب جن وانس کو اپنے رب کے حضور کھڑا ہوکر اپنے کئے کا حساب وکتاب دینا ہے،مگر بہت افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑرہاہے کہ ہمارا قیامت کے دن پر پختہ ایمان ویقین توہے مگر ہم اس کے لئے تیاری نہیں کرتے ہیں،ہم زبان سے کہتے تو ہیں کہ ایک نہ ایک دن قیامت ضرور قائم ہوگی مگر نہ تو ہم نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی دیگر نیکیوں کو انجام دیتے ہیں:

- آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دنیاوی معاملات میں بہت چالاک اور بہت ہوشیار ہیں مگر اخروی معاملے میں ہم بہت ہی نادان اور بیوقوف ہیں۔
- آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اپنی دنیوی ضرورتوں کو کل پر نہیں ڈالتے ہیں بلکہ فوراً اپنی ضرورتوں کو یہ کہتے ہوئے پوری کرلیتے ہیں کہ بھائی کل کس نے دیکھاہے،اسی کے برعکس جب آخرت کے لیے نیکیاں جمع کرنے کی بات آتی ہے یا پھر نماز پڑھنے کی بات آتی ہے توہم ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ابھی میں کون سامرا جارہاہوں،ابھی تو میں جوان ہوں،صحت مند ہوں،اگلے جمعہ سے نماز پڑھوں گا۔

- آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اپنے مستقبل کے لئے بہت کچھ روپیہ پیسہ ، بینک بیلنس یہ کہتے ہوئے جمع کرتے ہیں کہ آنے والے دنوں میں، برے وقتوں میں یہ سب میرے کام آئیں گے ، مگر اسی کے برعکس موت کے بعد والی زندگی کے لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔
- آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم وقت سے پہلے ہی ، صرف پہلے نہیں بلکہ بہت پہلے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے لاکھوں روپیہ یہ کہہ کر جمع کر لیتے ہیں کہ آج کل کے دور میں کون کس کا ہوتا ہے، اگر آج یہ پیسہ جمع نہیں کروں گا تو کل کیا کروں گا مگر اسی کے برعکس جب آخرت کے لئے نیکیاں جمع کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ وہاں کا وہاں دیکھیں گے پہلے یہاں کا دیکھو، پہلے زمین کے نیچے کا نہیں بلکہ پہلے زمین کے اوپر کا دیکھو۔
- آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اس گھر کو بنانے میں بڑی محنت ومشقت سے روپیہ پیسہ جمع کرتے ہیں جس گھر میں ہمیں 60/سال یا پھر 70/سال رہنا ہے مگر جس گھر میں ہمیں ہمیشہ ہمیشہ رہنا اس گھر کی بالکل بھی فکر نہیں ہے۔
- آج ہماری حالت یہ ہے کہ جب جہنم کے عذاب وسزا کا تذکرہ ہوتا ہے تو ہم بڑے ہی یقین سے کہتے ہیں کہ اللہ ہے نہ، اللہ غفور رحیم ہے ، اللہ ہمیں معاف کردے گا، مگر اسی کے برعکس جب دنیا کی بات ہوتی ہے تو ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ اللہ ہے نہ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کمائیں گے نہیں تو کھائیں گے کیا؟
- آج ہماری حالت یہ ہے کہ جب اذانیں ہوتی ہیں اور مؤذن صاحب کہتے ہیں حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہ آؤ نماز کی طرف ، آؤ کامیابی کی طرف تو ہم مست ومگن اور بے فکر ہو کر اپنے اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ بھائی ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے ، ابھی بہت سارا کام باقی ہے اور ابھی تو میں بہت مصروف ہوں مگر اسی کے برعکس اگر بازاروں میں ٹائم پاس کرنے ، شادی وبیاہ میں شامل ہونے یا پھر موبائل میں ریلس دیکھنے کے لئے ہمارے پاس بہت وقت ہوتا ہے۔ افسوس صد افسوس ہم نماز کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے مگر ہم اپنی دنیاوی معاملات کے بارے میں کبھی یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔
- آج ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی ہمیں نماز کے لئے دعوت دے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ بھائی میرے کپڑے بہت گندے ہیں مگر اسی کے برعکس اگر کوئی ہمیں یہ کہتا ہے کہ چلو دعوت میں جائیں گے تو ہم فوراً یہ کہتے ہیں کہ ذرا رک بھائی ! میں دومنٹ میں تیار ہو کر اور کپڑے بدل کر آتا ہوں۔ استغفر اللہ۔

❖ آج ہماری حالت یہ ہے کہ اذان ہوتے ہی ہمیں نیند آنے لگتی ہے یا پھر ہمیں کوئی ضرورت یاد آجاتی ہے مگر اسی کے بر عکس دنیا کمانے میں نہ تو ہمیں نیند آتی ہے اور نہ ہی ہمیں تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے غرضیکہ آخرت کے لئے جہاں ہمیں ہمیشہ رہنا ہے اس کے لئے ہمارے پاس ہزاروں حیلے و بہانے ہیں مگر دنیا ! جہاں ہماری زندگی بہت ہی مختصر ہے اس کے لئے ہمارے پاس کوئی حیلہ وبہانہ نہیں ہوتا ہے،تو جولوگ بھی آج طرح طرح کے حیلوں وبہانوں سے نیکیوں سے جی چراتے ہیں تو ایسے لوگ کل بروز قیامت کیا کیا آرزو کریں گے اور کیسی کیسی تمنائیں کریں گے اور رب کے حضور کیسی کیسی عرضیاں پیش کریں گے یہی بتانے کے لئے آج کے خطبۂ جمعہ کے لئے میں نے جس موضوع کا انتخاب کیا ہے وہ ہے "قیامت کے دن لوگوں کی امیدیں، عرضیاں اور پیش کش"۔

(1) نیکیاں کرنے کی آرزو:

میرے دوستو! آج ہم نیکیوں سے جی چراتے ہیں، نماز وروزہ اور صدقہ وخیرات سے دور بھاگتے ہیں مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر ایک جگہ نہیں بلکہ کئی مقامات پر باری تعالی نے یہ اعلان کیا ہے کہ ایک انسان بروز قیامت یہی آرزو وتمنا کرے گا کہ کاش ! میں دنیا میں نیکوکار ہوتا۔بروز قیامت انسانوں کی اسی آرزوو تمنا کا تذکرہ کرتے ہوئے باری تعالی نے سورہ زمر کے اندر یہ واضح الفاظ میں اعلان کردیا ہے کہ اے لوگو! عذاب کے دن کے آنے سے پہلے پہلے خوب خوب نیکیاں کرلو کہیں ایسانہ ہو کہ " أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَاحَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ" کوئی شخص کہے: ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی، بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا،" أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ" یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا،" أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ" یا عذاب دیکھ کر کہے کہ کاش! کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں نیکوکاروں میں ہو جاتا۔(الزمر:56-58) سنا آپ نے کہ آج انسان کے پاس زندگی ہے، چانس ہے، موقع ہے، وقت ہے، صحت ہے تو انسان نیکیوں کو انجام دینے میں کوتاہی برتتے ہوئے نیکیوں سے جی چراتا ہے مگر یہی انسان کل بروز قیامت نیک بننے اور نیکیاں کرنے کی آرزو وتمنا کرے گا،اسی سلسلے میں اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک کے اندر ایک دوسری جگہ پر کچھ یوں بیان کیا کہ " وَلَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ" کاش!

آپ دیکھتے جب کہ گناہ گار لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں۔(السجدہ:12)اور ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ جب جہنم کی آگ میں جلیں گے تو" وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ "اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے، ہم اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے، (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا، سو مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔(فاطر:37) سنا آپ نے آج انسان کو نیکیوں کی دعوت دی جاتی ہے تو طرح طرح کے حیلے وبہانے کرتا ہے مگر آخرت کے دن یہی انسان آرزو کرے گا اور اللہ سے درخواست کرے گا کہ اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیج دے تاکہ ہم نیکیاں کریں، مگر یہ صرف ایک آرزو ہوگی جو کبھی بھی پوری نہیں کی جائے گی، اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! آج موقع ہے اپنی آخرت کے لئے کچھ نیکیاں جمع کرلو ورنہ بہت پچھتاؤ گے اور افسوس کروگے مگر تب تک بہت تاخیر ہو چکی ہوگی، آج دنیا میں انسان کو بار بار نصیحت کی جاتی ہے کہ نیک اعمال کرلو، اپنی آخرت کی فکر کرو مگر یہ انسان نصیحتوں سے جی چراتا ہے اور نصیحت کرنے والوں سے ہی بغض وعداوت رکھتا ہے اور آخرت، قبر وحشر کی باتیں اسے سمجھ میں نہیں آتی ہیں مگر یہی انسان وہاں پر نصیحتوں کو یاد کرکے پچھتائے گا اور افسوس کرتے ہوئے کہے گا کہ کاش میں نے اس زندگی کے لئے کچھ نیکیاں کی ہوتیں، باری تعالی نے انسان کی اس آرزو کو بیان کرتے ہوئے فرمایا" وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى ،يَقُولُ يَالَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي"اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی، کیسے اور کس طرح سے جہنم کو لائی جائے گی سننا چاہتے ہیں تو سنئے حدیث، سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا "کہ قیامت کے دن جہنم کو اس حال میں حاضر کیا جائے گا کہ جہنم ستر ہزار لگاموں کے ساتھ جکڑی ہوئی ہوگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔(مسلم:2842،ترمذی:2573)اللہ اکبر کبیرا۔70/ہزار لگام اور ہر لگام کے ساتھ 70/ہزار فرشتے یعنی(4،900،000،000) چار ارب نوے کروڑ فرشتے جہنم کو کھینچ کر لائیں گے) تو جب جہنم لائی جائے گی تو اس دن انسان کی سمجھ میں آئے گا مگر آج اس کے سمجھنے کا فائدہ کہاں؟ وہ کہے گا کاش کہ میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔(الفجر:23-24) سنا آپ نے، اللہ یہ خود گواہی دے رہا ہے کہ انسان وہاں پر اپنے

آپ سب کچھ سمجھ جائے گا،کتنا بڑا ظالم ہے یہ انسان آج جیتے جی اسے بار بار سمجھائی جاتی ہیں،اللہ کا ڈر وخوف دلایا جاتاہے، جہنم سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے مگر یہ انسان ان سب باتوں پر کان دھرنے تیار نہیں ہے مگر جیسے ہی قیامت قائم ہوجائے گی انسان اپنے آپ ہی سب کچھ سمجھ جائے گا مگر تب تک بہت تاخیر ہوچکی ہوگی، اور میرے دوستو!ایک اور حیران کردینے والی بات تو سنئے!!ابھی آپ نے کیا سنا کہ انسان وہاں آرزو کرے گااور اللہ سے یہ درخواست کرے گا کہ اے اللہ!توہمیں بھیج دے تاکہ ہم نیکیاں کریں مگرآپ کو یہ سن کراور جان کربڑی حیرانی ہوگی انسان وہاں پر بھی جھوٹ بول رہاہوگا،اللہ اکبر!اور یہ میرا دعوی نہیں ہے بلکہ اللہ رب العزت نے خود یہ اعلان کردیا ہے کہ اس بدبخت انسان کو اگر بالفرض دنیا میں دوبارہ بھیج بھی دیا جائے تو بھی وہ نیکیاں نہیں کرے گا۔اللہ کی پناہ۔جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ "اوراگروہ لوگ پھر واپس بھیج دئے جائیں ،تب بھی وہ وہی کام کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً وہ بالکل جھوٹے ہیں۔(الانعام:28)

(2)ہائے کاش!میری یہ برائیاں!

میرے دوستو!ابھی آپ نے یہ سنا کہ ایک انسان حشر کے میدان میں نیکیاں کرنے کی آرزو وتمنا کرے گاتوجہاں ایک طرف ایک انسان وہاں پر نیکیاں کرنے کی آرزو وتمنا کرے گا تو وہیں دوسری طرف ایک انسان اپنی تمام برائیوں کو دیکھ کراپنی ہلاکت وبربادی کی دہائی دے کر یہ کہہ رہاہوگا کہ بھائی!میں تو مرگیا!میں تولٹ گیا!میں توپٹ گیا،میں توہلاک وبرباد ہوگیا!میرے کتاب کو کیا ہوگیاہے کہ اس نے میراسب کچا چٹھا نکال کرکے رکھ دیا ہے،لوگوں کی انہیں باتوں اورانہیں آرزوؤں کی پیشگی اطلاع دیتے ہوئے رب نے فرمایاکہ" وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَاوَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا "اورنامۂ اعمال سامنے رکھ دئے جائیں گے،پس تومجرموں کو دیکھے گاکہ وہ اس کی تحریر سے خوفزدہ ہورہے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے:ہائے ہماری کم بختی!یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹابڑا عمل شمارکئے بغیر نہیں چھوڑا اور جوکچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرارب کسی پر ظلم وستم نہیں کرے گا۔(الکھف:49) سناآپ نے کہ وہاں ایک انسان اپنی برائیوں کی لسٹ اوراپنے کرتوتوں کی فہرست کو دیکھ کرکیاکہے گا، اور صرف یہی نہیں کہ کہے گا بلکہ یہ بھی آرزوکرے گاکہ کاش!میں نے یہ یہ برائیاں کی ہی نہیں ہوتی،کاش!میری ان برائیوں کو مجھ سے دور کردیاجاتا،جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ" کہ جس دن ہر نفس اپنی کی ہوئی نیکیوں اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا،آرزو کرے گا کہ کاش ! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی،اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈرارہا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔(آل عمران:30) سنا آپ نے اور ذرا سوچئے کہ اللہ نے کتنا واضح اعلان کردیا ہے کہ اے انسانو! نیکیوں کو انجام دو اور برائیوں سے بچو مگر یہ انسان آج جیتے جی اللہ اور اس کے رسول کے فرمانوں پر کان دھرنے کے لئے تیار نہیں ہے مگر یہی انسان قیامت کے دن حشر کے میدان میں برائیوں سے دوری اختیار کرنے کی آرزو اور تمنا کرے گا،مگر تب تک تو بہت تاخیر ہوچکی ہوگی اور اس وقت افسوس کرنے، چیخنے وچلانے اور رونے دھونے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا،اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگر اپنی بھلا چاہتے ہو تو پھر برائیوں سے باز آجاؤ ورنہ بہت پچھتاؤگے۔

(3) میرا سب کچھ لے لیا جائے اور مجھے چھوڑ دیا جائے !

میرے دوستو! اب میں میدان محشر میں انسان کی جس آرزو کا تذکرہ کرنے جارہا ہوں اس کو ذرا غور سے سنئے، بحیثیت انسان ہم اور آپ اس بات سے اچھی طرح سے واقف ہیں کہ آج دنیا میں ایک شوہر کو اپنی بیوی سے اور ایک بیوی کو اپنے شوہر سے،ایک باپ کو اپنی اولاد سے اور ایک اولاد کو اپنے باپ سے،ایک ماں کو اپنی اولاد سے اور ایک اولاد کو اپنی ماں سے،ایک بھائی بہن کو اپنے بھائی بہن سے اور ایک انسان کو اپنے خاندان اور اپنے کنبہ وقبیلہ سے کتنی شدید محبت ہوتی ہے، لیکن جب حشر کا میدان ہوگا تو یہی انسان خود غرض بن جائے گا اور اللہ سے کہے گا کہ اے میرے رب ! تو میری اولاد، میرے والدین، میری بیوی اور میرے بھائیوں اور بہنوں کہ بلکہ تو میرے پورے خاندان والوں کو میرے بدلے میں لے لے اور ان سب کو جہنم میں ڈال کر مجھے جنت میں ڈال دے، صرف مرد ہی نہیں بلکہ عورتیں بھی کہیں گی کہ اے میرے خدا! تو میرے بدلے میں میرے شوہر کو اور میری اولاد کو لے لے اور ان سب کو جہنم میں ڈال دے اور بس مجھے جنت میں ڈال دے،اللہ اکبر کبیرا۔ سوچئے! اور ذرا غور کیجئے کہ انسان وہاں پر اپنے آپ کو بچانے کے لئے کتنا خود غرض بن جائے گا کہ اپنی محبوب سے محبوب چیز کو بھی دے کر اپنے آپ کو بچانا چاہے گا،انسان کی اس آرزو کا تذکرہ کرتے ہوئے رب العالمین نے سورہ المعارج کے اندر فرمایا کہ کل قیامت کے دن کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا" يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ،وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ،وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ،وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ " حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھادئے جائیں گے،گناہ گار اس دن کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو،اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا اور روئے زمین کے

سب لوگوں کو دینا چاہے گا، پھر یہ اسے نجات دلا دے، مگر یہ آرزو بھی بس ایک آرزو ہوگی اللہ نے آگے فرمایا کہ ”كَلَّا إِنَّهَا لَظَى، نَزَّاعَةً لِلشَّوَى“ (مگر) ہر گز یہ نہ ہوگا، یقیناً وہ شعلے والی آگ ہے جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے۔(المعارج:11-16)

میرے دوستو! آپ کو یہ سن کر بڑی حیرانی ہوگی کہ فساق وفجار لوگ صرف اپنی بیوی اور اپنے بچوں اور اپنے کنبے و قبیلے کے لوگوں کو اپنے بدلے میں دینے کی آرزو و تمنا نہیں کریں گے بلکہ بسا اوقات اللہ کے نافرمان لوگ یہ بھی آرزو و تمنا کریں گے کہ زمین و آسمان بھر کے مال و دولت اور سونا و چاندی لے لیا جائے اور ان کو چھوڑ دیا جائے جیسا کہ صحیح بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن جہنم میں سب سے کم عذاب پانے والے انسان سے پوچھے گا کہ ” لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ“ اگر تمہیں روئے زمین کی ساری چیزیں میسر ہوں تو کیا تم اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کے لئے ان کو فدیہ میں دے دوگے، اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں کہ اللہ اس سے کہے گا کہ ” لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا“ اگر تیرے پاس دنیا ومافیہا ہو تو کیا تو اس کو بطور فدیہ جہنم سے بچنے کے لئے دے دے گا، تو وہ انسان کہے گا کہ ” نَعَمْ“ کیوں نہیں! ضرور! تو جب اللہ رب العالمین اسے یہ کہے گا کہ ”أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لاَ تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي“ میں نے تو تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ اس وقت کیا تھا جب تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن تم نے توحید کا انکار کیا اور شرک کو اختیار کیا۔(بخاری:6557، مسلم:2805) اسی بارے میں اللہ نے فرمایا کہ ” إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ“ ہاں، جو لوگ کفر کریں اور مرتے دم تک کافر رہیں، ان میں سے کوئی اگر زمین بھر سونا دے، گو فدیے میں ہی ہو تو بھی ہر گز قبول نہ کیا جائے گا، یہی لوگ ہیں جن کے لئے تکلیف دینے والا عذاب ہے اور جن کا کوئی مددگار نہیں۔(آل عمران:91) بھلا سوچئے کہ انسان زمین بھر کر مال و دولت اور سونا و چاندی کہاں سے لائے گا! یہ تو ناممکن اور محال ہے مگر توحید کو اپنانا اور شرک وکفر سے اپنے آپ کو دور رکھنا تو بہت آسان ہے مگر انسان جو آسان ہے وہ تو نہیں کرتا ہے مگر جو مشکل اور ناممکن ہے اس کو پوری کرنے کی بات کرے گا۔

میرے دوستو! ان تمام دلائل سے جہاں ایک طرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مشرک کی نہ تو مغفرت ہوگی اور نہ ہی اس کی کوئی آرزو وامیدیں پوری کی جائیں گی، وہیں دوسری طرف سب سے قیمتی بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ توحید یہ سونا چاندی، مال ودولت غرض کہ دنیاومافیہا سے زیادہ قیمتی ہے گویا کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ مہنگی دولت اگر کوئی چیز ہے تو وہ یہی توحید ہے، یہ ایک ایسی دولت ہے جس کی کوئی قیمت ہی نہیں لگائی جاسکتی ہے، جس کا اندازہ ہر ایک انسان کو مرنے کے بعد حشر کے میدان میں بخوبی ہو جائے گا تبھی تو وہ یہ آرزو اور تمنا کرے گا کہ وہ دنیاومافیہا دے کر توحید خرید کر جنت میں داخل ہو جائے، اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اللہ کا شکر بجالاؤ کہ اس ذات باری تعالی نے ہمیں دنیاومافیہا کی سب سے زیادہ قیمتی دولت یعنی توحید سے نوازا ہے۔اللہ سے دعا کرلیں کہ اے بارالہ تو ہم سب کو تادم حیات توحید پر استقامت کے ساتھ قائم ودائم رکھ۔آمین۔

(4) اے ہمارے رب تو ہمارے بڑوں کو ڈبل عذاب دینا:

میرے دوستو! سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جاتا ہے کہ جب لوگوں کو غیر شرعی رسم ورواج اور باپ داداؤں کے طور وطریقوں کو چھوڑنے کے لئے قرآن وحدیث کی باتیں سنائی جاتی ہیں تو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکموں اور فرامین کے مقابلے میں یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا ایسا ہی کیا کرتے تھے اس لئے ہم بھی ایسا ہی کریں گے، اور آپ کو یہ سن کر بڑی حیرانی ہوگی کہ ایسا صرف دین کے بارے میں کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا جیسا کئے تھے ہم بھی ویسا ہی کریں گے مگر یہی بات اپنے دنیاوی معاملات میں نہیں کہتے ہیں، بلکہ دنیوی امور کے بارے میں تو کہتے ہیں کہ بھائی زمانہ کہاں سے کہاں ترقی کر گیا ہے اگر ہم باپ دادا کے طور وطریقے پر چلیں گے تو بھوکیں مرجائیں گے، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آرہا ہو تو کسی کو یہ کہہ کے دیکھئے کہ بھائی آپ کے باپ دادا تو بغیر بجلی وکرنٹ اور بغیر پنکھے وغیرہ کے صرف چراغ ولالٹین میں رہا کرتے تھے تو آپ بجلی سے فائدہ کیوں اٹھاتے ہیں؟ تو اتنا سنتے ہی وہ فوراً کہے گا کہ کیا ہم بیوقوف ہیں جو اس سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے، مگر اسی کے برعکس اگر آپ اسی کو یہ کہہ کر دیکھیں کہ بھائی فلاں فلاں رسم ورواج چھوڑ دو، یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ شخص فوراً یہ کہے گا کہ نہیں! نہیں! ہمارے باپ دادا ایسا ہی کیا کرتے تھے اس لئے ہم بھی ایسا ہی کریں گے! کیا تم ہمارے باپ دادا سے زیادہ جانتے ہو؟ کیا ہمارے باپ دادا بیوقوف تھے؟ اللہ رب العالمین نے کیا ہی خوب نقشہ کھینچا کہ "وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ" اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے

باپ دادوں کو پایا، گوان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔(البقرۃ:170)اسی بارے میں ایک دوسری جگہ اللہ رب العزت نے فرمایا کہ" وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا اگرچہ ان کہ بڑے نہ کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔(المائدۃ:104)دیکھا اور سنا آپ نے کہ آج دنیا میں انسان اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے حکموں کے مقابلے میں اپنے باپ دادا اور اپنے بڑوں، پیروں اور فقیروں اور اپنے اماموں کے قول و عمل کو پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے پیر و فقیر اور ہمارے امام نے ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے تو ہم اسے کیسے چھوڑ سکتے ہیں بلکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ لوگ قرآنی آیتوں کا انکار کردیں گے،فرمان مصطفی ﷺ کو ٹھکرادیں گے مگر اپنے امام اور اپنے پیروں و فقیروں کی باتوں کو نہیں چھوڑیں گے،آج لوگ بڑے ہی زور و شور سے ، سینہ ٹھوک کر یہ تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے پیر و فقیر اور اپنے امام کا راستہ نہیں چھوڑیں گے مگر جب قیامت قائم ہوگی تو یہی لوگ کیا کہیں گے اور کیا کیا آرزو اور کیا کیا تمنا کریں گے ذرا قرآن کے اس اعلان کو غور سے سنئے،فرمان باری تعالی ہے" يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ "اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے۔اللہ کی پناہ! جس طرح سے ایک روٹی کو توے پر الٹ پلٹ کیا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح سے ایک انسان کے چہرے کو جہنم کی آگ میں الٹ پلٹ کیا جائے گا،اس وقت ایک انسان کیا کہے گا رب گواہی دے رہا ہے کہ اس وقت انسان حسرت وافسوس سے کہے گا کہ " يَقُولُونَ يَالَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا " کاش! ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے،پھر کہیں گے" وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا "اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا،اب آگے وہ لوگ کیا کہیں گے اس کو تو سنئے وہ کہیں گے کہ " رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيراً "اے ہمارے رب! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔(الاحزاب:66-68)اور تو اور ہے صرف ڈبل عذاب دینے کی درخواست ہی نہیں کریں گے بلکہ کچھ اور بھی اللہ کے حضور درخواست کریں گے،وہ کہیں گے کہ اے اللہ ذرا جن وانس میں تو ان لوگوں کو ہمارے حوالے کردے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں سے کچلیں اور روندیں، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا

مِنَ الْأَسْفَلِينَ "اور کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا (تاکہ) ہم انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے ہو جائیں۔ (فصلت: 29) دیکھا اور سنا آپ نے کہ جو لوگ آج دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری چھوڑ کر اپنے باپ داداؤں کے طور و طریقے پر چلیں گے تو وہ خود ہی اپنے باپ داداؤں کے بارے میں کیا کہیں گے، اس لئے اے مسلمانوں! آج بھی تمہارے پاس موقع ہے اپنے پیر و فقیر اور اپنے باپ داداؤں کے طور و طریقے کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف آ جاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گے اور خون کے آنسو روؤ گے مگر تب تک بہت تاخیر ہو چکی ہو گی۔

(5) کاش ہم نے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی!

محترم سامعین! ابھی آپ نے یہ سنا کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت چھوڑ کر اپنے باپ داداؤں کے راستے پر چلیں گے تو وہ لوگ کیسی کیسی آرزویں اور کیسی کیسی درخواستیں رب کے حضور پیش کریں گے، صرف درخواست ہی نہیں کریں گے بلکہ ایسے لوگ تو اپنے انگلیوں کو اپنے منہ میں رکھ کر چبائیں گے اور کتریں گے اور افسوس کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے کہ کاش ہم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، ہم تو لٹ گئے! ہم تو پٹ گئے! ہم تو برباد ہو گئے! ہم کو تو فلاں فلاں نے گمراہ کر دیا! ہم کو تو فلاں فلاں نے برباد کر دیا، لوگوں کی اس حالت کی خبر دیتے ہوئے رب العالمین نے فرمایا" وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا "اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا: ہائے! کاش کہ میں نے رسول کی راہ اختیار کی ہوتی،" يَاوَيْلَتَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا "ہائے افسوس! کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوا ہوتا،" لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا "اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو دغا دینے والا ہے۔ (الفرقان: 27-29) سنا آپ نے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کریں گے تو وہ کیسی بری حرکت پاگلوں کی طرح کریں گے، آج جب ہم قرآن و حدیث کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اطاعت رسول ﷺ کی دعوت دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ بھائی تم مدینے والے کا کلمہ پڑھتے ہو تو مدینے والے کے ہی حکموں پر چلو تو لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں، برا بھلا کہتے ہیں، ہمارا مذاق اڑایا جاتا ہے، ہمارا تو چھوڑیئے لوگ اپنے امام اور پیر و فقیر کی محبت میں قرآن و حدیث ہی کا مذاق اڑاتے ہیں، تو جو لوگ بھی ایسی حرکت کرتے ہیں عنقریب انہیں قیامت کے دن پتہ چل جائے گا کہ کس نے مدینے والے کا راستہ

اپنایا تھااور کس نے ٹھکرادیا تھا؟ظاہر سی بات ہے کہ جومدینے والے کے حکموں پر نہیں چلے گاوہی تو پاگلوں کی طرح اپنی انگلیوں کو چباچبا کر کہے گا کہ کاش ! ! ہم نے دنیامیں مدینے والے کی بات مانی ہوتی ! اس لئے اے میرے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو ! ایسی نوبت آنے سے پہلے پہلے آج ہی سے اپنی عادتوں کو بدل لو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف آجاؤ، دنیاوآخرت میں کامیاب ہوجاؤگے ورنہ پھر ایسی نوبت کے لئے تیار رہو !

(6) کاش کہ ہم مسلمان ہوتے ! !

محترم سامعین ! آج ساری دنیا ہم مسلمانوں کے خلاف ہے، ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے ہر آئے دن طرح طرح کے قوانین بنائے جارہے ہیں، آج پوری دنیا میں سب سے سستا خون اگر کسی کا ہے تو وہ مسلمان کا خون ہے، ہر کوئی مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانا اپنا حق اور اپنا فریضہ سمجھ رہاہے، اور ہر کس وناکس مسلمانوں کو حقیر وذلیل سمجھ رہاہے مگر آپ یہ جان لیں کہ ایک دن ایسا بھی آنے والا ہے جس دن یہ کفار ومشرکین آرزو اور تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ سنئے اللہ کا یہ فرمان " رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ " وہ بھی وقت ہوگا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے۔ (الحجر: 2) اس آیت کی تفسیر میں حافظ صلاح الدین یوسفؒ لکھتے ہیں کہ یہ آرزو کب کریں گے ؟ موت کے وقت، جب فرشتے انہیں جہنم کی آگ دکھاتے ہیں یا جب جہنم میں چلے جائیں گے یا اس وقت جب گناہ گار ایمانداروں کو کچھ عرصہ بطور سزا جہنم میں رکھنے کے بعد جہنم سے نکالا جائے گا یا میدان محشر میں جہاں حساب کتاب ہورہاہوگا اور کافر دیکھیں گے کہ مسلمان جنت میں جارہے ہیں تو آرزو کریں گے کہ کاش ! وہ بھی مسلمان ہوتے۔ (احسن البیان: ص590) میرے دوستو ! ذرا سوچئے کہ یہ ایمان واسلام کتنی بڑی دولت ہے کہ لوگ وہاں پر مسلمان بننے کی کوشش کریں گے مگر آج ہمیں اس دولت کی بالکل بھی فکر نہیں ہے، میرے بھائیو اور بہنو ! اپنے ایمان واسلام کی فکر کرو اور رب کا شکر بجالاؤ کہ اس ذات باری تعالی نے ہمیں ایمان واسلام سے نوازا ہے، اور ہاں سن لو یہ ایمان واسلام اللہ سب کو نہیں دیتاہے بلکہ صرف اور صرف اسے دیتاہے جسے پسند کرتا ہے جیسا کہ تاجدار مکہ ومدینہ، احمد مجتبی ومصطفی ﷺ نے فرمایا کہ " وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ " اور بے شک اللہ تعالی دنیا اسے بھی عطا کرتا ہے جسے پسند کرتا ہے اور اسے بھی عطا کرتا ہے جسے ناپسند کرتا ہے، " وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ " اور دین اور ایمان تو اللہ صرف اسے عطا کرتا ہے جسے پسند کرتا ہے۔ (الصحیحۃ: 2714) سنا آپ نے کہ یہ دین وایمان اور اسلام رب کی کتنی بڑی نوازش ہے اس لئے میرے بھائیو اور بہنو ! وقت وحالات سے نہ گھبرانا، یہ دنیا

ہے ہی آزمائش کی جگہ اور جب ہم مسلمان ہیں تو تادم حیات ہماری آزمائشیں ہوتی ہی رہیں گے، مگر یہ بات اچھی طرح سے اپنے ذہن ودماغ میں بیٹھالیں کہ یہ آزمائشیں آج نہیں تو کل ضرور بالضرور ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ دنیا فانی ہے اور یہاں کی ہر چیز آنی جانی ہے مگر آخرت یہ تو ہمیشہ باقی رہنے والی جگہ ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى "اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے۔(الاعلی:17) سنا آپ نے کہ اللہ رب العزت نے کیا کہا؟ مگر افسوس صد افسوس! ہم سب تو ہمیشہ اس کا الٹا ہی کرتے ہیں اور اپنی آخرت کو چھوڑ کر اسی فانی دنیا کو ہی ترجیح دیتے ہیں، ارے میرے دوستو! دنیا تو جیسے تیسے گذر جائے گی مگر آخرت یہ تو کبھی ختم ہی نہیں ہوگی، اور اس ختم نہ ہونے والی جگہ کی جو سب سے قیمتی سرمایہ ہے وہ ہے ایمان واسلام، اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اپنے دین وایمان اور اسلام کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہنا اور مرتے دم تک ہر حال میں مسلمان بن کر ہی رہنا اور یہی ہمارے لئے اللہ تعالی کا حکم بھی ہے کہ " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیساکہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔(آل عمران:102)

(7) کاش ہمیں بھی مٹی بنادیا جاتا یا پھر زمین میں دھنسا دیا جاتا:

برادران اسلام! ابھی آپ نے یہ سنا کہ قیامت کے دن جب کفار ومشرکین یہ دیکھیں گے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل کیا جارہا ہے تو یہ آرزو اور یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو یہ کفار ومشرکین صرف مسلمان ہونے کی آرزو وتمنا ہی نہیں کریں گے بلکہ حساب وکتاب کی سختیوں اور جہنم کی ہولناکیوں اور سزاؤں کو دیکھ کر یہ بھی تمنا کریں گے کہ کاش انہیں بھی مٹی بنادیا جاتا ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا "کہ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرادیا ہے ،جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی کو دیکھ لے گا، اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہوتا۔(النبا:40) جی ہاں میرے دوستو! یہ کفار ومشرکین مٹی ہونے کی آرزو کریں گے اور یہ آرزو اس وقت کریں گے جب اللہ رب العالمین جانوروں کے مابین انصاف کرکے ان کو یہ حکم دے گا اب تم سب مٹی بن جاؤ تو اس وقت یہ منظر دیکھ کر کفار ومشرکین یہی آرزو کریں گے کہ کاش ہمیں بھی مٹی بنادیا جاتا جیساکہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" يَقْضِي اللَّهُ بَيْنَ خَلْقِهِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَإِنَّهُ لَيَقِيدُ يَوْمَئِذٍ الْجَمَّاءَ مِنَ الْقَرْنَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ تَبِعَةً عِنْدَ وَاحِدَةٍ لِأُخْرَى "کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اپنی مخلوقات یعنی جن وانس اور چوپائیوں کے مابین فیصلہ فرمائے گا، یہاں تک کہ اللہ

رب العالمین بے سینگ والے جانور کو بھی سینگ والے جانور سے قصاص دلائے گا ، صرف جانور ہی نہیں بلکہ ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ اللہ رب العالمین قیامت کے دن ایک چیونٹی کو بھی دوسری چیونٹی سے انصاف دلائے گا۔(الصحیحۃ:1967)) سبحان اللہ۔تو جب اللہ رب العالمین تمام مخلوق کے درمیان انصاف کردے گا اور کسی کا کسی پر کوئی حق باقی نہ رہے گا تو اللہ رب العالمین ان جانوروں سے کہے گا کہ " كُونُوا تُرَابًا " اب تم سب مٹی بن جاؤ تو یہ منظر دیکھ کر کفار ومشرکین یہ آرزو اور یہ تمنا کریں گے کہ " يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا "کاش ہمیں بھی ان جانوروں کی طرح مٹی بنادیا جاتا۔(الصحیحۃ:1966)

میرے دوستو! ابھی آپ نے یہ سنا کہ کفار ومشرکین یہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی مٹی بنادئے جاتے تو صرف یہی ایک آرزو نہیں کریں گے بلکہ بسا اوقات یہ بھی آرزو کریں گے کہ کاش انہیں زمین میں دھنسا دیا جاتا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے " يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا "جس روز کافر اور رسول کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش! انہیں زمین کے ساتھ ہموار کردیا جاتا اور وہ اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔(النساء:42)

(8)کاش! میرا رزلٹ مجھے نہ دیا جاتا:

میرے دوستو! قیامت کے دن جب حساب وکتاب ہوگا تو جن لوگوں نے اپنی دنیاوی زندگی میں اچھائیاں اور نیکیاں کی ہوں گی، وہ لوگ تو بڑے خوش وخرم ہورہے ہوں گے اور ایک دوسرے کو اپنی کامیابی کی سرٹیفیکیٹ دکھلا رہے ہوں گے مگر اسی کے برعکس جن لوگوں نے اپنی اس دنیاوی زندگی میں برائیاں کی ہوں گی تو ایسے لوگ اپنے رزلٹ اور اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ کر کیا کیا کہیں گے اور کیا کیا آرزو کریں گے آیئے فرمان باری تعالی کی روشنی میں سنتے ہیں، فرمان باری تعالی ہے کہ " وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ "لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، تو وہ کہے گا کہ کاش! مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی، پھر وہ کہے گا کہ " وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ " اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے، پھر آرزو و تمنا کرتے ہوئے کہے گا کہ " يَالَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ "کاش کہ موت میرا کام ہی تمام کردیتی، پھر کہے گا کہ " مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ ، هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ "میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا، مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی، سنا آپ نے کہ ایک انسان اپنے رزلٹ کو دیکھ کر کیا کیا آرزو اور کیا کیا تمنا کرے گا اور کیا کیا بکے گا مگر اس کا یہ بکنا اور اس کی یہ آرزو کسی کام کی نہیں ہوگی! اللہ حکم دے گا کہ " خُذُوهُ

فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ" اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو، پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ (الحاقۃ: 25-31) اس لئے میرے دوستو! آج ہی اپنی آخرت کے لئے کچھ نیکیاں جمع کر لو کیونکہ " فَإِنَّ اليَوْمَ عَمَلٌ وَلاَ حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلاَ عَمَلٌ" آج عمل کرنے کا موقع اور وقت ہے اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا ہے مگر کل حساب کا وقت ہوگا اور عمل کرنے کا موقع نہیں ہوگا۔

(9) تھوڑا ہمیں بھی کھانا پانی دے دو نہ بھائی:

میرے بھائیو اور بہنو! قیامت کے دن جب لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو جن لوگوں نے نیکیاں کی ہوں گی وہ تو جنت میں بڑے مزے سے عیش وآرام میں ہوں گے مگر جن لوگوں نے برائیاں کی ہوں گی وہ تو جہنم کی آگ میں جھلس رہے ہوں گے، جل بھن رہے ہوں گے، جہنمی جب یہ منظر دیکھیں گے کہ جنتی لوگ تو بڑے ہی عیش وآرام میں ہیں اور عمدہ سے عمدہ قسما قسم کے ماکولات ومشروبات سے مستفید ہو رہے ہیں تو یہ جہنمی لوگ اہل جنت سے یہ درخواست کریں گے کہ بھائی ذرا ہمیں بھی پانی پلاؤ نہ، اب جب اہل جہنم پانی مانگیں گے تو اہل جنت کیا جواب دیں گے، قرآن گواہی دے رہا ہے، فرمان باری تعالی ہے" وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ" اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو، جو اللہ نے تم دے رکھا ہے، جنت والے کہیں گے کہ اللہ نے دونوں چیزیں کافروں کے لئے حرام کر دی ہیں۔ (الاعراف: 50)

میرے دوستو! صرف یہی نہیں کہ اہل جہنم، جنتیوں سے کھانا پانی مانگیں گے بلکہ اہل جہنم تو جہنم کی سختیوں اور عذابوں کی تاب نہ لاکر کے وہاں موت کو بھی پکاریں گے مگر وہاں تو خود موت کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا، اور موت کو بھی موت آجائے گی، جہنم کی سختیوں اور ہولناکیوں کی تاب نہ لاکر کے جہنمی فرشتے سے اپیل کریں گے کہ اے جہنم کے داروغے! ذرا رب سے یہ کہو نہ کہ ہمیں اس طرح سے تڑپا تڑپا کر عذاب نہ دے بلکہ ہمارا ایک ہی مرتبہ میں کام تمام کر دے، جہنمیوں کے اس اپیل اور اس درخواست کا ذکر کرتے ہوئے رب العالمین نے فرمایا کہ " وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ " اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! (یہ مالک، جہنم کے داروغے کا نام ہے) تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے۔ (الزخرف: 77) اللہ کی پناہ! اللہ ہم سب کو جہنم سے محفوظ رکھے۔ آمین

(10) کاش ہمارے چمڑوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا:

میرے دوستو! قیامت کے دن لوگوں کی امیدیں، عرضیاں وپیش کش اس عنوان کے تحت اب آخر میں، میں جو بتانے جارہاہوں وہ تو بہت ہی زیادہ اہم ہے وہ یہ ہے کہ حشر کے میدان میں ایک لمحہ ایسا بھی آئے گا کہ لوگ یہ آرزو اور یہ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے چمڑوں کو بھی قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔ سبحان اللہ۔ یہ کیسی آرزو اور کیسی تمنا ہے؟اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ لوگ یہ آرزو کب اور کیوں کریں گے تو سنئے حدیث، سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''يَوَدُّ أَهْلُ العَافِيَةِ يَوْمَ القِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ البَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالمَقَارِيضِ'' کہ قیامت کے دن جب تکلیفوں میں مبتلا ہونے والے لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو اہل عافیت (یعنی وہ لوگ جو دنیا میں تکلیفوں، پریشانیوں اور آزمائشوں سے محفوظ رہے ہوں گے) یہ آرزو اور یہ خواہش کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا گیاہوتا۔(ترمذی:2402، صحیح الجامع للألبانی:3251، اسنادہ حسن) سنا آپ نے کہ مصیبتوں اور پریشانیوں کا اجر وثواب کتنا عظیم ہوگا کہ لوگ آرزو اور تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش دنیامیں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دئے گئے ہوتے تو انہیں بھی یہ اجر وثواب ملتا، اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اگر کبھی کوئی مصیبت وپریشانی، دکھ ودرد، غم والم پہنچے تو اس پر جزع وفزع نہ کرتے ہوئے صبر سے کام لیا کرو کیونکہ ہر آفت ومصیبت پر ایک مومن کو اجر وثواب ملے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ اس پر صبر سے کام لیتے ہوئے اللہ سے اچھا گمان رکھے، اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اور آپ اب دنیا میں ہی آرزو اور تمنا کرنے لگیں کہ اے اللہ تو ہمیں بھی بیماری ومصیبت سے دوچار کردے، نہیں! نہیں! ہرگز نہیں! نہ تو اس حدیث کا یہ مطلب ہے اور نہ ہی ہمیں کبھی ایسا سوچنا ہے، بلکہ ہمیں تو ہمیشہ اپنے رب سے ہر طرح کی آفت ومصیبت اور ہر طرح کی بیماری سے بچائے رکھنے کی دعائیں کرنی ہے اور اپنے لئے اچھی صحت وتندرستی ہی مانگنی ہے، کیونکہ ایمان کے بعد اگر سب سے بڑی دولت کوئی چیز ہے تو وہ صحت وتندرستی ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے یہ فرمایا ''اسْأَلُوا اللَّهَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ اليَقِينِ خَيْرًا مِنَ العَافِيَةِ'' کہ اللہ تعالی سے عفو در گزر اور عافیت وصحت وتندرستی کا سوال ہمیشہ کرتے رہا کرو کیونکہ کسی کو بھی ایمان کے بعد عافیت وتندرستی سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔(ترمذی:3558، صحیح الجامع للألبانی:3632) اس لئے ہم کو اور آپ کو ہمیشہ اللہ سے اچھی صحت وتندرستی مانگنی ہے تو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان اگر خدانخواستہ کسی مصیبت وپریشانی اور دکھ ودرد سے دوچار ہوجائے تو

اس پر صبر سے کام لے تو اس کے لئے بہت بڑا اجر وثواب ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا" مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا "جس مسلمان کو بھی کوئی بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالی اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو اس طرح گرادیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرادیتا ہے۔ (بخاری:5267، مسلم:2571) اور ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلاَ وَصَبٍ وَلاَ هَمٍّ وَلاَ حُزْنٍ وَلاَ أَذًى وَلاَ غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ "جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، درد، فکر وغم، تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالی اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔ (بخاری:5641) سبحان اللہ۔ اللہ کی مہربانی اور اس کا لطف وکرم دیکھئے کہ ہماری بیماریاں بھی ہمارے گناہوں کو مٹادیتی ہیں اور بیماریوں سے صرف گناہ ہی نہیں مٹتے ہیں بلکہ اس سے جنت میں درجے بھی بلند ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ جیسا کہ اماں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ "جس مسلمان کو کانٹا چبھا یا پھر اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچی تو اس کے لئے اس کے بدلے میں (جنت کے اندر) ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے۔ (مسلم:2572) تو انہیں اجر وثواب کو دیکھ کر اہل عافیت کل قیامت کے دن یہ آرزو اور یہ تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش! ان کے چمڑوں کو بھی قینچیوں سے کاٹ دیا گیا ہوتا۔

میرے دوستو! آخر میں آپ یہ بات اچھی طرح سے سن لیں اور جان لیں کہ یہ جتنی بھی ساری باتیں آپ نے سنی ہیں بس یہ ایک ایسی آرزوئیں اور تمنائیں ہیں جو کبھی بھی پوری نہیں ہوسکے گی، بس لوگ آرزو اور تمنا کرتے رہیں گے اور جہنم کی آگ میں جھلستے اور جلتے رہیں گے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" یقین مانو کہ کافروں کے لئے اگر وہ سب کچھ ہو جو ساری زمین میں ہے بلکہ اسی کے مثل اور بھی ہو اور وہ اس سب کو قیامت کے دن عذابوں کے بدلے فدیے میں دینا چاہیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا فدیہ قبول کرلیا جائے، ان کے لئے تو دردناک عذاب ہی ہے، پھر آگے اللہ نے فرمایا کہ " يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ " وہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن ہر گز اس میں سے نہ نکل سکیں گے، ان کے لئے تو دائمی عذاب

ہے۔(المائدۃ:36-37)اس لئے میرے بھائیو اور بہنو!آج ہی وقت رہتے اپنی آخرت کے لئے کچھ توشہ جمع کرلو،ذرا غور کیجئے کہ اللہ رب العالمین نے کس طرح سے ایک ایک کرکے ہمارے سامنے میں کل بروز قیامت ہونے والے تمام حالتوں کو کتنا واضح کرکے بیان کردیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اللہ رب العالمین نے قیامت کے دن کا پورا فلیش بیک دنیا میں ہی ہمارے آنکھوں کے سامنے رکھ دیا ہے تاکہ ہم وقت رہتے عبرت ونصیحت حاصل کرلیں مگر پھر بھی ہم ان باتوں پر کان دھرتے نہیں ہیں،تو سن لیجئے !اس میں صرف اور صرف ہمارا نقصان ہوگا اور اس کے ذمے دار ہم اور آپ خود ہوں گے،آج اگر ہم اچھا کریں گے تو اس کا فائدہ خود ہماری ذات کو ہوگا اور اگر برا کریں گے تو اس کا نقصان بھی خود ہم ہی اٹھائیں گے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا"اگر تم نے اچھے کام کئے تو خود اپنے ہی فائدہ کے لئے اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لئے۔(الاسراء:7)اور ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا کہ " مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ"جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لئے اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے،پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤگے۔(الجاثیہ:15)اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم نیکیاں کرکے اپنے آپ کو جنت میں داخل کروالیں یا پھر برائیوں کو انجام دے کرکے اپنے آپ کو ہلاک وبرباد کرلیں۔

اب آخر میں رب العالمین سے دعاگو ہوں کہ اے باراِلہ تو ہم سب کو قیامت کے دن کی ہر آفت ومصیبت اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھ۔آمین۔ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی۔کرنول

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔کرنول۔آندھراپردیش

sharibsalafi9885@gmail.com 9885294745